



عقائد الوہیت: حواشی تفاسیر کی کلامی تعبیرات کا تقابلی مطالعہ

Monotheism: an analytical study of theological interpretations in brief exegeses

*Dr. Fariha Anjum **

Lecturer, Lahore College for women university, Lahore.

ABSTRACT

Monotheism is the base of man's life. our religion is based on this basic theology, so, unless the beliefs are built on the right foundation, we cannot act in the right way. This article is based on analytical study of Urdu brief exegeses written in twentieth century. It presents the theological interpretation of ayah regarding monotheism and proves the distinction and truthfulness of Islam amongst all religions. It also condemns the false beliefs promoted in that era. These brief exegeses are the important source of diversity of arguments on contemporary theological issues and persuading the true beliefs in the context of monotheism. It also motivates the person to adopt good deeds. In short, brief exegeses have a vital role in promoting true beliefs according to Quran and negate the invalid customs and traditions

Keywords: Beliefs of divinity, brief exegeses, theological interpretations, refutation of false beliefs,

تمہید

اللہ اپنی قدیم ذات اور صفات کے ساتھ موجود ہے اور اس کے سوا تمام اشیاء اسی کی ایجاد سے وجود میں آئیں۔ اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ کائنات یعنی زمین و آسمان، چاند سورج، جن انسان، حیوان اور فرشتوں وغیرہ کا پیدا کرنے والا کوئی ضرور موجود ہے۔ اسی کو اللہ و خالق کہتے ہیں۔ علامہ صدر الدین اصلاحی اس حوالے سے فرماتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وجود پر یقین رکھا جائے، اسے ان تمام اچھی صفات سے، جن کی وضاحت قرآن اور صاحب قرآن نے فرمادی ہے، پوری طرح متصف مانا جائے اور ان اختیارات و حقوق کو اسی کے لیے مخصوص سمجھا جائے جو ان صفات کے لازمی تقاضے ہیں۔⁽¹⁾ علم الکلام وہ علم ہے جو عقائد ایمانیہ پر عقلی دلائل پیش کرتا ہے اور جو بدعتی عقائد میں سلف اور اہل سنت سے پھر گئے ہیں ان کی تردید کرتا ہے۔² جب شارع نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس خالق پر ایمان لائیں جس نے تمام افعال اپنی طرف لوٹائے جو کائنات کا موجد ہے اور تنہا اسی پر ایمان لانا واجب ہے اور ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ اس ایمان میں زندگی بعد الموت کے بعد ہماری نجات موقوف ہے۔ ہمیں اس خالق کی حقیقت و ماہیت نہیں بتائی کیونکہ وہ ہمارے علم و ادراک سے باہر ہے۔ اس



لیے اس نے ہمیں پہلے تو یہ حکم دیا کہ ہم اس ذات اقدس کا اعتقاد رکھیں کہ وہ مخلوق کے مشابہ نہیں پھر یہ کہ صفات ناقصہ سے پاک و برتر سمجھنے کا عقیدہ رکھیں ورنہ اس کی مخلوق سے مشابہت آئے گی۔ پھر اس کے توحید کا عقیدہ مانیں کہ وہ ایک ہے اور یہ بھی کہ وہ مرنے کے بعد ہمیں زندہ کرے گا۔ مزید یہ کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کرام بھیجے تاکہ دنیاوی و اخروی زندگی اور بعث بعد الموت کے حقائق واضح کر سکیں۔ جنت و جہنم کا تصور واضح کر سکیں۔

یہ وہ تمام بنیادی ایمانی عقائد ہیں جن پر عقلی دلائل پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ان پر قرآن و سنت سے عقلی دلائل تو بے شمار ہیں۔ سلف انہیں دلائل سے ان عقائد کو مانتے تھے۔ مگر بعد میں ان عقائد کی تفصیلات میں اختلاف پیدا ہو گیا جن کا زیادہ تر منشا تشابہ آیات ہیں۔ ان سے علماء میں جھگڑوں، مناظروں اور عقلی استدلال کی بنیاد پڑی اور زیادہ سے زیادہ نقلی استدلال کی بھی۔ اسی سے علم الکلام نے جنم لیا۔ کچھ ایسے فرقے و گروہ سامنے آئے جنہوں نے بدعات کو رائج کیا۔ نئی نئی تاویلات و استدلالات نکالیں۔ ایسے ماحول میں ارباب کلام سامنے آئے جنہوں نے عقائد ایمانیہ، جو کہ علم الکلام کا بنیادی موضوع ہے، پر بدعات کی جڑ کاٹی۔ شکوک زائل کیے۔ علمائے اہل سنت نے کافی و ثنائی جواب دیا۔ ان کی تردید میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں۔ عقائد ایمانیہ پر آیات مبارکہ کے ضمن میں مفسرین کرام نے بھی تفصیلات دیں اور ساتھ ساتھ باطل گروہوں کے باطل عقائد کی تردید بھی کی۔ مفسرین کرام نے ہر دور میں لکھی جانے والی تفاسیر میں آیات مبارکہ کی کلامی تعبیرات بھی کیں اور ان دور میں پائے جانے والے اشکالات کا جائزہ بھی لیا۔

اس مقالہ میں بیسویں صدی کی آٹھ مختصر معاصر تفاسیر کی کلامی تعبیرات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ جن میں تفسیر عثمانی۔ علامہ عثمانی (1949م) نے اپنی تفسیر میں معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور معاشرے کی خرابی خواہ وہ اخلاقی ہو یا کوئی غلط رسم و رواج، اس کی بیخ کنی کرتے نظر آتے ہیں۔

تفسیر ماجدی۔ مولانا عبد الماجد دریا آبادی (1977م) کی تفسیر کا بنیادی موضوع مطالعہ مذاہب ہے یہ تفسیر دین اسلام کے اثبات، اس کے امتیازات اور باطل عقائد کی تردید، باطل فرقوں اور رسم و رواج کی تردید کے لیے خاص نظر آتی ہے۔ خزائن العرفان۔ علامہ نعیم الدین مراد آبادی (1948م) کی تفسیر ہے، جس کا خاصہ فقہی احکام کا استنباط ہے اس کے ساتھ ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال اور اقوال صحابہ کی روشنی میں تفسیر کرتے ہیں۔

اشرف الموحشی۔ شیخ محمد عبدہ (1999م) کی تفسیر بڑے فوائد کی حامل مختصر تفسیر ہے۔ صرف اس حد تک آیت مبارکہ کا مفہوم بیان کرتے ہیں اور اس کی تفسیر دیتے ہیں جتنی عام قاری کو پڑھنا آسان ہو سکے۔ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف کی یہ تفسیر آیات و احادیث مبارکہ سے تفسیر میں ممتاز ہے اور باطل و گمراہ فرقوں کی تردید بھی پائی جاتی ہے۔

توضیح القرآن (آسان ترجمہ قرآن)۔ مولانا تقی عثمانی نے ائمہ سلف کے طریقے کو اپناتے ہوئے تفسیر القرآن بالقرآن سے تفسیری فوائد بیان کیے ہیں۔

تیسرا الرحمن لیمان القرآن۔ ڈاکٹر محمد لقمان السلفی کی یہ تفسیر دیگر مختصر تفاسیر کی نسبت قدرے مفصل ہے۔ استنباط احکام اس کا خاصہ ہے۔

فیوض القرآن۔ علامہ حامد حسن بلگرامی کی یہ تفسیر مختصر حواشی مگر اہم نکات کی حامل ہے، شامل ہیں۔ یہ تمام تفاسیر اپنے اپنے تخصصات کے ساتھ ساتھ کلامی تعبیرات کے مطالعے اور استنباط کے لیے بھی اہم ہیں کسی نے کم اور کسی نے زیادہ، بہر طور ہر ایک میں احکام کا استنباط نظر آتا ہے۔ ان کی کلامی تعبیرات کے تقابلی مطالعے کے ذریعے اجتماعیت انسانی کے مثبت و مفید ماحول پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اعمال کو سرشت انسانی پر غلبہ پانے کے پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس مطالعے کا مفید پہلو یہ ہو گا کہ مفسرین کرام نے قرآن مجید کے علمی معارف کو تربیت انسانی کے لیے مدد و معاون بنانے میں جو منفرد کام کیا ہے، اس سے استفادہ کیا جائے گا۔ اس مقالہ میں ان آیات کو بیان کیا جاتا ہے جو عقائد ایمانیہ کی کلامی تعبیرات سے متعلق ہیں۔ ان آیات کی کلامی تعبیرات کے تقابل سے منتخب مفسرین کرام کا رجحان بخوبی واضح ہوتا ہے۔

نقلی اور عقلی دلائل

منتخب مفسرین کرام اپنی تفاسیر میں ائمہ سلف کے انداز کو اپناتے ہوئے کلامی تعبیرات میں نقلی دلائل بیان کرتے ہیں۔ اپنی رائے کی تائید میں احادیث مبارک کے حوالے دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۗ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأَنْزَلَ إِلَيْنَا وَالْهِنَا وَالْهُكْمَةَ وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾³

اس آیت مبارکہ میں اہل کتاب سے مجادلہ و مناظرہ کی صورت و طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ منتخب مفسرین کرام نے مختصر اوضاحت کرتے ہوئے مدلل پیرایہ میں اللہ کی وحدانیت کو ثابت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اور مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دی ہے کہ آئندہ دعوتی زندگی میں جب بھی آپ کا واسطہ اہل کتاب سے پڑے تو ان کے ساتھ بات کرتے وقت نرم اور شیریں انداز گفتگو اختیار کیجیے شاید کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہوں کیونکہ بہر حال ان کا معبود اور ہمارا معبود اصلی ایک ہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے اس ایک معبود سے ہٹ کر اوروں کو شامل کر لیا جیسے عیسائی نے حضرت مسیحؑ کو یا حضرت عزیرؑ یا اجبار و رھبان کو۔ اور ہم تنہا اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔ گویا پروردگار عالم کی توحید اور اس کی عبادت تو ہم تم میں مشترک ہے۔⁴ اسی سے شیخ محمد عبدہ اور حافظ صلاح الدین یوسف فرماتے ہیں کہ پہلی کتابوں کے متعلق اجمالی طور پر یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اور یہ کہ یہ شریعت اسلامیہ کے قیام اور بعثت محمدیہ تک شریعت الہیہ تھیں یعنی اب عمل صرف قرآن و حدیث پر کیا جائے گا۔ گویا معبود واحد ہی ہے جس نے سبھی شریعت کو نازل کیا۔ چند منتخب مفسرین عظام حدیث مبارکہ بھی اس ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ اگر اہل کتاب ایسی خبریں بیان کریں جس کا پتہ نہ ہو کہ وہ سچی ہیں یا جھوٹی تو فرمایا: ((لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا))⁶ یعنی اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔⁷

مولانا تقی عثمانی اور ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی نے اس موضوع پر بات نہیں کی۔

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۙ﴾⁸

اس آیت مبارکہ کی تفسیر منتخب مفسرین کرام نے مختلف انداز سے بیان کی ہے۔ بعض نے مختصر بات کی ہے اور بعض مفسرین نے تفصیل سے آیت کے ہر پہلو کو بیان کیا ہے۔ جبکہ بعض صرف سرسری بات کر کے آگے گزر گئے ہیں۔ جہاں تک اس آیت مبارکہ کے ضمن میں کلامی تعبیرات کا تعلق ہے تو مفسرین کرام نے زمین و آسمان کی تخلیق پر بات کی ہے۔ آیت مبارکہ کے حصے ﴿ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ﴾ کی وضاحت شیخ محمد عبدالہ اور حافظ صلاح الدین یوسف دونوں ایک جیسی ہی بیان فرماتے ہیں:

آسمانوں پر عرش پر چڑھ جانا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اور صفات الہیہ کے بارے میں سلف تاویل کے قائل نہیں بلکہ ان کے ظاہری معنی پر محمول کرتے ہیں یعنی تاویل و کیفیت بیان کیے بغیر ایمان رکھنا ضروری ہے۔⁹

ڈاکٹر لقمان سلفی نے بھی لفظ استوی کی صرفی و نحوی وضاحت کرتے ہوئے معنی ضرور متعین کیے ہیں مگر عرش کی کیفیت پر بات نہیں کی۔¹⁰ جبکہ علامہ ماجدی نے استوی کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے تفسیر مظہری کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ صاحب تفسیر مظہری نے ایک حدیث سے استنباط کر کے لکھا ہے کہ عرش اور اس کے اندر جتنے سماوات ہیں سب گروی ہیں اور عرش زمین کے اطراف کو محیط ہے۔¹¹ اس کے بعد سبھی منتخب مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زمین کی تخلیق آسمان سے پہلے ہوئے اور جس طرح آسمان کی تعداد سات بتائی ہے اسی طرح زمین کی تعداد بھی سات ہے۔ اس ضمن میں احادیث مبارکہ بھی بیان فرمائی ہیں۔ مفسرین کے مطابق آسمان ایک حسی وجود ہے ایک حقیقت ہے محض سماء سے مراد بلندی ہی نہیں۔¹² علامہ ماجدی فرماتے ہیں کہ قدیم اہل ہیئت نے سات آسمانوں سے مراد سات مشہور سیاروں کے مدار لیے ہیں یعنی کرہ قمر، کرہ عطارد، کرہ زہرہ، کرہ شمس، کرہ مریخ، کرہ مشتری، کرہ زحل¹³ گویا آسمان و زمین کی تعداد مفسرین کرام کے مطابق سات ہی ہے جو قرآن و احادیث سے ثابت ہے اور زمین کی تخلیق بھی آسمان سے پہلے ہوئی۔ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔¹⁴ علامہ نعیم الدین مراد آبادی نے اس آیت مبارکہ کی وضاحت دوسرے باقی مفسرین سے بالکل مختلف کی ہے۔ وہ آسمان و زمین کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کے مولیٰ کل ہونا ثابت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

”یہ خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن متصور نہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا کا فرحال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے عالم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے۔“¹⁵

اسی طرح علامہ ماجدی اس آیت مبارکہ سے مختلف نکتہ نظر بیان کرتے ہیں کہ انسان کو مخاطب کیا جا رہا ہے کہ تم تو خود ہی ساری کائنات ارضی کے مقصود و مطاع ہو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم کسی اور مقصود کو بنا لو۔ یہ آیت ہر قسم کے شرک، ہر قسم کی مخلوق پرستی کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔¹⁶

یہ آیات نقلی دلائل کی بخوبی تائید کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل کا بیان بھی نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝﴾¹⁷

اس آیت مبارکہ کی تفسیر منتخب مفسرین کرام نے ضروری دلائل کے ساتھ اختصار کے ساتھ بیان کی ہے۔ ساتھ ہی ان مفسرین نے متکلمین کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ انہوں نے اس پر تفصیلی بحثیں اپنی کتابوں میں بیان کی ہیں۔ یہاں مفسرین کرام نے تفسیری حواشی کے فوائد کو مد نظر رکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ آیت توحید کی قوی ترین دلیل ہے۔ ایک برہان قاطع ہے۔ عقلی طور پر توحید باری تعالیٰ کو ثابت کیا گیا ہے۔ ایک عام فہم دلیل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے اثبات اور قادر مطلق ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ وہ دلیل یہ ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوتے تو ضرور فساد و بگاڑ پیدا ہو جاتا۔ یعنی اگر کائنات کو چلانے والے ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو دونوں کا ارادہ و شعور اور مرضی کار فرما ہوتی۔ دونوں ایک ہی شان کے ہوتے۔ اگر کائنات کی تخلیق ان کے کلی اتفاق سے ہوتی تو دو احتمال ہوتے۔ ایک یہ کہ دونوں مل کر انتظام کرتے تو پھر دونوں کی کاملیت ممکن نہ ہوتی اور اگر ایک سارے عالم کا تہا انتظام کرتا تو دوسرا بے کار ٹھہرا۔ اسی لیے وہ خدا نہ کہلا سکتا اور اگر اختلاف ہوتا تو وہ خدا نہ رہا۔ لہذا خداؤں کی اس مرضی کے تصادم میں نتیجہ ابتری و فساد کی صورت میں رونما ہوتا اور اب تک ایسا نہیں ہوا تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ واحد ہے جس کی ارادہ و مشیت سے سب کچھ چل رہا ہے۔¹⁸

مفسرین کرام کے مطابق متکلمین نے اس آیت کو برہان تمانح کا نام دیا ہے۔¹⁹ مولانا تقی عثمانی نے اس بات کو اس ایک دلیل کے علاوہ ایک اور دلیل اور مثال سے بھی ثابت کیا ہے کہ جو لوگ زمین و آسمان کے الگ الگ خدا مانتے ہیں ان کا یہ عقیدہ بالکل باطل ہے کہ مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ پوری کائنات ایک ہی مربوط نظام میں بندھی ہوئی ہے۔ چاند، سورج اور ستاروں سے لے کر دریاؤں، پہاڑوں اور زمین کی نباتات اور جمادات تک سب میں ایک ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان سب کو ایک ہی ارادے، ایک ہی مشیت اور ایک ہی منصوبہ بندی نے کام پر لگا رکھا ہے۔²⁰ اس استدلال کی طرف علامہ ماجدی نے بھی اشارہ کیا ہے۔²¹

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا

أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَخْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۝ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝﴾²²

اس آیت مبارکہ میں منتخب مفسرین کرام کے مطابق دلائل توحید بیان کیے گئے ہیں۔ مفسرین کرام نے اس ضمن میں بہت لمبی تفصیلات نہیں بیان کیں بلکہ حواشی تفسیر کے فوائد کا لحاظ کرتے ہوئے ان دلائل کا مقصود واضح کیا ہے کہ زمین و آسمان کے سارے کارخانے خود اس کی دلیل ہیں کہ نہ یہ اپنے آپ وجود میں آسکتے ہیں اور نہ باقی رہ سکتے ہیں جب تک کہ کوئی ذی شعور،

صاحب ارادہ، قادر مطلق ہستی ان کی صانع و خالق نہ ہو۔ یعنی آسمان کی بلندی، اس کی وسعت، شمس و قمر اور ستاروں کی دنیا، زمین کی پستی، اس کا ہموار ہونا، پہاڑ، سمندر، آبادیاں، لیل و نہار کی باضابطہ گردش، موسم کا اعتدال، دن و رات کا چھوٹا بڑا ہونا، بارش کا نزول، سمندروں اور ہواؤں کا مسخر ہونا، ہواؤں کا تنوع، ان سب کی انسان کے لیے تسخیر، ان سب میں دلائل عظیمہ و کثیرہ ہیں۔ صاحب عقل و فکر اس سے اللہ کی وحدانیت، قدرت و حکمت کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں تو پھر اس قادر مطلق کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنانا کہاں کی عقل مندی ہے؟²³

حافظ صلاح الدین یوسف اس آیت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس لحاظ سے بڑی جامع ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے نظم و تدبیر کے متعلق سات اہم امور کا اس میں یکجا تذکرہ ہے جو کسی اور آیت میں نہیں۔²⁴ اس آیت مبارکہ کی تفسیر علامہ نعیم الدین مراد آبادی اور مولانا عبد الماجد دریابادی نے قدرے تفصیل سے بیان کی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی معبودیت و وحدانیت کو دلائل کے ساتھ ثابت کرتے ہیں۔ علامہ نعیم الدین فرماتے ہیں:

"معبود برحق بالیقین واحد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود فرض کر لیا جاتا تو اس کو بھی ان مقدمات پر قادر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے۔ اگر ہوں گے تو ایک ہی شے کے وجود میں دو موثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور دوسرے کا بجز لازم آئے گا جو الہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے تو قانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود و معدوم دونوں ہوں گی یا دونوں نہ ہوں گی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں۔ یا وہ چیز موجود ہوگی یا معدوم۔ اور اگر موجود ہوگی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اور الہ نہ رہا۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ الہ ایک ہی ہو سکتا ہے۔"²⁵

"اسی طرح علامہ ماجدی نے بھی اللہ کی وحدانیت کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر اقوام باطلہ کی تردید کی ہے۔ جنہوں نے بے شمار دیوتا بنا رکھے ہیں۔ ان سب نشانوں پر تفصیلی غور فرمانے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں کہ جاہلی اور غیر مومن قوموں کے فلسفے اور سائنس کا نقطہ نظر ہی غلط ہوتا ہے۔ اس کی اگر تصحیح ہو جائے اور ان علوم مادی کا مطالعہ اگر ایمانی نقطہ نظر سے شروع ہو جائے تو بجائے الحاد و تشکیک کے عرفان و ایقان کی راہیں روز بروز روشن تر ہوتی جائیں۔"²⁶

شان نزول کا بیان

آیات مبارکہ کے معنی و مدعا کو سمجھنے کے لیے اس کے شان نزول کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ منتخب مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر میں اس اسلوب کو کافی اپنایا ہے۔ جہاں کلامی آیات کو سمجھنا مقصود ہو وہاں اس انداز سے آیات کا فہم آسان بنایا۔ مثال کے طور پر: ﴿وَاللَّهُمَّ اللَّهُ وَاحِدٌ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝﴾²⁷

اس آیت مبارکہ میں صاف طور پر خود اللہ کی طرف سے اس کی واحدانیت کی دلیل دی گئی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تمہارا معبود واحد ہے۔ منتخب مفسرین کرام نے بھی اس سے توحید کی دعوت ثابت کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ معبود حقیقی سب کا ایک ہی ہے۔ اس میں تعدد کا احتمال نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی خالق و مدبر نہیں وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں تنہا ہے۔ اس لیے عبادت کی تمام صورتیں اس کے ساتھ خاص ہیں۔²⁸

علامہ عثمانی نے اس کی بخوبی وضاحت کی ہے:

”یہ آقائی، پادشاہی، استادی یا پیری نہیں کہ ایک جگہ موافقت نہ آئی تو دوسری جگہ چلے گئے۔ یہ تو معبودی اور خدائی ہے نہ اس کے سوا کسی کو معبود بنا سکتے ہیں اور نہ کسی سے اس کے علاوہ خیر کی توقع کر سکتے ہو۔“²⁹

”بعض مفسرین کرام نے اس آیت کا شان نزول بھی بیان فرمایا ہے کہ مشرکین مکہ نے کہا اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔³⁰ اسی طرح دیگر مفسرین کرام نے بھی کفار مکہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ دعوت توحید مشرکین کے لیے ناقابل فہم تھی انہوں نے کہا اتنے سارے معبودوں کی جگہ ایک معبود کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ خدائے واحد کے ساتھ اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے خدایا دیوتا تسلیم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دشمن کا دیوتا بھی دشمن ہوتا ہے۔ گویا خدا بھی جذبات و احساسات کے لحاظ سے انسان کا ثنیٰ ہوتا تھا۔ اس آیت نے اس عقیدے کی تردید کی اور خدائے واحد بزرگ و برتر کی دلیل دی۔³¹ علامہ عثمانی نے فرمایا کہ لا الہ الا ہو میں توحید ذات اور الرحمن الرحیم میں توحید صفات کی دلیل دی گئی ہے اور اسے ثابت کیا گیا ہے۔³²

﴿قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۗ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۗ وَلَا تَجْهَرُوْا بِصَلٰٰتِكُمْ وَلَا تَخَافُوْا ۗ يَهٰٓؤُنَّ اِلَيْكَ سَبِيْلًا ۗ﴾³³

اس آیت مبارکہ کا تمام مفسرین کرام نے شان نزول بیان کیا ہے جس کے تحت اس کی تفسیر بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مشرکین عرب کے ہاں اسم ”اللہ“ کا استعمال زیادہ تھا۔ ”رحمن“ سے وہ لوگ نامانوس تھے۔ البتہ یہود کے ہاں اسم ”رحمن“ کا بکثرت استعمال تھا۔ مشرکین اللہ تعالیٰ پر اسم ”رحمن“ کا اطلاق کرنے سے وحشت کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضورؐ نے دعا میں فرمایا یا اللہ، یا رحمن تو مشرکین یہ سن کر کہنے لگے کہ اس بے دین کی طرف دیکھو جو ہمیں دو معبودوں کو پکارنے سے منع کرتا ہے اور خود دو معبودوں کو پکارتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں اسے جس نام سے چاہو پکارو۔ مقصود و مطلوب وہی رہے گا۔ یعنی یہ صرف دو نام ہیں۔ ہستی اور ذات ایک ہی ہے۔ لہذا فرمایا کہ صفات و اسماء کے تعدد سے ذات کا تعدد لازم نہیں آتا۔ عنوانات و تعبیرات کے تنوع سے معنوں نہیں بدل جاتا۔³⁴ اس آیت مبارکہ کے تحت ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی نے اللہ تعالیٰ کے نواے ناموں کی فہرست دی ہے جسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔³⁵

لفظی اور صرفی و نحوی وضاحت

منتخب مفسرین کرام نے آیات عقائد کے ضمن میں لفظی وضاحتیں کی ہیں اور صرفی و نحوی استدلالات بھی پیش کیے ہیں جس سے دراصل مقصود آیت مبارک کے اسرار و رموز کو کھول کر بیان کر دینا ہے۔ قرآن کی عربی زبان اپنے اندر بے انتہا بلاغت سموائے ہوئے ہے، لہذا منتخب مفسرین کرام نے اسی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے کلامی تعبیرات میں ان سے مدد لی ہے۔ مثال کے طور پر ﴿بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾³⁶

اس آیت مبارک کی وضاحت میں تمام منتخب مفسرین کرام نے کوئی تفصیل بیان نہیں کی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق کیا ہے۔ مزید کوئی کلامی تعبیر نہیں بیان کی۔ صرف علامہ عبد الماجد دریابادی نے اس آیت مبارک پر دوسری تفاسیر کی روشنی میں تفصیلی بات کی ہے۔ سب سے پہلے لفظ بدیع کے معنی کو واضح کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی³⁷ اور علامہ ابن جریر³⁸ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

کہ بدیع یہاں مبدع کے معنوں میں ہے یعنی نیست سے ہست کرنا۔ عدم محض سے وجود میں لانا بغیر کسی مثال یا نمونہ کے اور بغیر کسی سابق مادہ یا ہول کے۔ بدیع وہ ہے جو نہ کسی آلہ کا محتاج ہونہ کسی مال مسالہ کا۔ نہ مقام مکان کا پابند نہ زمان و وقت سے مقید۔ محتاج نہ کسی نمونہ کا، نہ استاد کا، وہ صناعت ہے کاربگر نہیں اصلی و حقیقی معنی میں خالق اور موجد ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ صاحب اپنی تفسیر کی خاصیت یہاں بھی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ دوسرے مذاہب باطلہ کی تردید کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ بدیع کا لفظ ان مشرک قوموں کی تردید کے لیے ہے جو خدا کو محض صناعت کی حیثیت دیتے ہیں اور روح یا مادہ یا دونوں کو کسی نہ کسی درجہ میں اس کا شریک رکھتے ہیں۔ گویا مادہ پہلے سے موجود تھا وہ قدیم و غیر حادث ہے یا روح بھی اس کے ساتھ ساتھ قدیم و غیر حادث ہے۔ اب خدا نے صرف اتنا کیا کہ ایک اعلیٰ درجہ کے کیسٹ کی طرح ان میں باہمی ترکیب و ترتیب سے نئی نئی صورتیں نمودار کر دیں۔ ابداع کا یہ لفظ سارے مشرکانہ تخیلات کی تردید کے لیے کافی ہے۔³⁹

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾⁴⁰ یہ سورت پوری کی پوری اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت کرتی ہے۔ تمام منتخب مفسرین کرام نے ان آیات کی بہترین کلامی تعبیرات بیان کی ہیں۔ اسلوب کے لحاظ سے بھی بہترین اور دلائل کے لحاظ سے بھی بہترین۔ مختصر انداز میں مفصل بات کا خلاصہ پیش کر دیا جس سے توحید کی تمام اصولی باتوں کا لب لباب سامنے آجاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ شرک کی تردید بھی ہو جاتی ہے۔ مفسرین کرام اس سورۃ کا خلاصہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خدائے بزرگ و برتر ذات، صفات سب کے لحاظ سے واحد و یکتا ہے۔ ربوبیت والوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کا کوئی مثل یا شریک نہیں۔ نہ اس کا کوئی مظہر یا اوتار ہے۔ علامہ ماجدی اور مولانا تقی عثمانی نے لفظ احد کی لغوی وضاحت بھی بیان کی ہے۔ مولانا تقی عثمانی نے اس لفظ کا ترجمہ ہی ہر لحاظ سے ایک کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"صرف ایک کالفظ اس کے پورے معنی کو ظاہر نہیں کرتا۔ ہر لحاظ سے ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات اس طرح ایک ہے کہ اس کے نہ اجزاء ہیں نہ حصے ہیں اور نہ اس کی صفات کسی اور میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور اپنی صفات میں بھی" ⁴¹

"اسی طرح علامہ ماجدی فرماتے ہیں: "اہل لغت کا بیان اس باب میں بالکل واضح و صریح ہے کہ یہ اسم صرف ذات حق کے ساتھ مخصوص ہے اور صفت احدیت صرف اسی کے حق میں آسکتی ہے۔" ⁴²

گویا مفسرین کرام کے مطابق اللہ ایک ہے جس کی ذات میں کسی قسم کی کثرت کی گنجائش نہیں۔ نہ اس کا کوئی مقابل ہے اور نہ مشابہ۔ وہ کسی کا کسی لحاظ سے محتاج نہیں ہے سب اس کے محتاج ہیں۔ ⁴³ علامہ شبیر احمد عثمانی کے مطابق: "اس آیت مبارکہ سے مجوسیوں کے عقیدہ کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ خالق دو ہیں خیر کا خالق یزدان اور شر کا خالق اہرمن۔ نیز ہنود کی بھی تردید ہوتی ہے جو تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو خدائی میں حصہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح آریوں کے عقیدہ مادہ و روح کی تردید بھی ہوئی کیونکہ ان کے اصول کے موافق اللہ تو عالم کے بنانے میں ان دونوں کا محتاج ہے جبکہ یہ دونوں خود اپنے وجود میں اللہ کے محتاج نہیں۔" ⁴⁴ "اس چیز کا اظہار آیت میں موجود لفظ "الصمد" سے ہوتا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہی ہے جو مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی قائم ہے۔ علامہ ماجدی نے بھی اس لفظ کے تحت آریہ سماجی شرک کی تردید کی ہے۔" ⁴⁵ یہاں منتخب مفسرین کرام کی تفسیر و ترجمہ میں ایک فرق نظر آتا ہے۔ وہ یہ کہ تمام مفسرین کرام نے اللہ الصمد کا ترجمہ کیا ہے "اللہ بے نیاز ہے"

جبکہ مولانا تقی عثمانی نے ترجمہ میں یہ لفظ شامل نہیں کیا بلکہ لکھا ہے:

"اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور اس کی وضاحت وہ حاشیہ میں دیتے ہیں کہ اس لفظ کا مفہوم اردو کے کسی ایک لفظ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ عربی میں لفظ صمد کا مطلب یہ ہے کہ جس سے سب لوگ اپنی مشکلات میں مدد لینے کے لیے رجوع کرتے ہوں اور سب اس کے محتاج ہوں اور وہ خود کسی کا محتاج نہ ہو۔ عام طور سے اختصار کے پیش نظر اس لفظ کا ترجمہ "بے نیاز" کیا جاتا ہے لیکن وہ اس کے صرف ایک پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے لیکن یہ پہلو اس میں نہیں آتا کہ سب اس کے محتاج ہیں۔ اس لیے یہاں ایک لفظ سے ترجمہ کرنے کے بجائے اس کا پورا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔" ⁴⁶

پھر اگلی آیت مبارکہ میں حکم ہوا کہ نہ اس کے کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اس کی تفسیر میں تمام منتخب مفسرین کرام کے مطابق عیسائیوں کی تردید ہوتی ہے جو حضرت مسیحؑ کو یا حضرت عزیرؑ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور مشرکین کی بھی تردید ہوتی ہے جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور بہت سے دیوتاؤں کو خدا زادے کہتے ہیں۔ ⁴⁷ لہذا یہ سورت مبارکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے بے مثل و بے نظیر ہونے کو ثابت کرتی ہے۔ یہ شان توحید کی جامع سورت ہے۔ جس کی فضیلت پر بھی مفسرین کرام نے لکھا ہے۔ اس کی ترتیب کے حوالے سے ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی خوب حکمت بیان فرماتے ہیں:

” واضح رہے کہ کلام پاک کی وہ ترتیب جس طرح وہ لوح محفوظ پر محفوظ ہے اور جس طرح رسول اللہ کے ذریعہ انسانیت کو عطا ہوا، تعلیمی ترتیب ہے۔ تزیلی ترتیب نہیں۔ وحی الہی کا نزول حالات کے تحت تھوڑا تھوڑا اس طرح ہوا کہ ایک بات موقع و محل کے اعتبار سے اچھی طرح سمجھ میں آجائے لیکن تعلیمی ترتیب میں اس کو اس مقام پر جگہ دی گئی ہے جہاں انسانیت کی سیرت کی تشکیل کے اعتبار سے اسے ہونا چاہیے۔ اسی لیے اس تعلیمی ترتیب میں سورہ اخلاص کو آخر میں جگہ دی گئی کہ یہی فکر انسانی کا مقصد اور منتہا ہے۔“⁴⁸

عقائد باطلہ کی تردید

منتخب مفسرین کرام نے اپنے وقت کے باطلانہ روش پر قائم فرقوں اور گروہوں کی مدلل اور پر اثر انداز میں تردید کی ہے، جو کہ کلامی تعبیرات کا اصل مدعا و مقصد ہوتا ہے۔ ﴿لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۗ سُبْحٰنَهُ ۗ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝﴾⁴⁹

اس آیت مبارکہ میں شرک باللہ کی تردید کی گئی ہے اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے۔ تمام مفسرین کرام نے بالاتفاق یہی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ سے اولاد کی نفی کی ہے۔ نہ فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں اور نہ عزیز و عیسیٰ اس کے بیٹے۔ یہاں مشرکین اور نصاریٰ کے باطل عقائد کا رد ہوتا ہے۔ کہا گیا کہ اگر بالفرض اللہ کسی کو اپنی اولاد بنا چاہتا تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا اختیار کرتا کہ ان جاہل مشرکوں پر چھوڑ دیتا کہ جسے چاہیں بنالیں۔ لہذا آیت کریمہ اس کی تردید کرتی ہے اور یہ بیان کرتی ہے کہ وہ واقعہ ایک اور یکتا ہے۔ چونکہ کوئی اس جیسا غلبہ اور قوت والا نہیں لہذا کسی میں یہ صلاحیت نہیں کہ اس کا شریک بن سکے۔⁵⁰ مولانا تقی عثمانی اور شیخ محمد عبدہ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝﴾⁵¹

اس آیت مبارکہ میں منتخب مفسرین کرام نے اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ثابت کیا ہے اور وہ قادر مطلق ایسی واحد ہستی ہے جس کے ساتھ کوئی دوسرا لائق عبادت نہیں۔ یعنی اس خدائے واحد کا نہ کوئی ذات میں شریک ہے، نہ صفات میں اور نہ افعال میں۔ زیادہ تر مفسرین کرام نے اس آیت مبارکہ میں آنے والی اللہ تعالیٰ کی دو صفات کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی ذات کو واحد ثابت کیا ہے۔ وہ ہیں الحی اور القیوم۔ یعنی وہ ازل سے زندہ ہے اور ابد تک رہے گا۔ اور ساری کائنات کا وہ محافظ اور نگران ہے، قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان مفسرین کرام نے اس آیت مبارکہ کے ذریعے سے عیسائیوں کے عقیدہ ابنیت کی تردید کی ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا یا خود اللہ مانتے ہیں تو اس کی تردید کی جارہی ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے لہذا اللہ اگر فنا ہونے والی ہستی نہیں تو حضرت عیسیٰ پر کیسے موت آئے گی؟ اور عیسائیوں کے بقول وہ موت سے ہمکنار ہو چکے۔ لہذا وہ کیسے بیٹے ہو سکتے ہیں یا خود معبود۔⁵²

ان مفسرین کرام میں سے دو منتخب مفسرین کرام نے اس آیت کا شان نزول ایک بہت تفصیلی واقعہ بیان کیا ہے جو نجران کے عیسائیوں کے ساتھ حضور کا مناظرہ تھا۔ ان عیسائیوں کا حضور کی خدمت میں پیش ہونا اور آپ سے مختلف فیہ سوال کرنا اور پھر

حضور کا ان کو اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا ثابت کرنا انہوں نے پوری تفصیل سے بیان کیا ہے جو دوسرے مفسرین نے نہیں کیا۔ انہوں نے صرف سرسری طور پر مسیحیوں کے اس عقیدے کا تذکرہ کر کے اس کی تردید کر دی ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس آیت مبارکہ کے ضمن میں مفصل مناظرہ کی گفتگو فرمائی ہے۔⁵³ اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات عقائد ہیں جن کی تفسیر میں سابقہ ادیان کے بے بنیاد اور من گھڑت عقائد کی تردید نظر آتی ہے۔

عصری کلامی اختلافات پر نظر

منتخب تفاسیر کی کلامی تعبیرات کا اہم خاصہ اپنے دور کے موجود گروہوں کی باطلانہ روش کی نشاندہی اور ان کا تدارک کرنا ہے۔ ﴿أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ۖ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۖ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرًا ۚ بَارَءَ ۙ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ بُمُ قَوْمٍ يُعَدِلُونَ ۚ ۱۰۶ ۚ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا ۖ وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا ۖ وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ ۖ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۚ ۱۰۷ ۙ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُ بُمُ لَا يَعْلَمُونَ ۚ ۱۰۸ ۚ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ۖ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ ۚ الْأَرْضِ ۚ ۱۰۹ ۙ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۚ ۱۱۰ ۚ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْبَحْرِ ۖ وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّيحَ بُشْرًا ۖ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ ۱۱۱ ۙ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَلَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ ۱۱۲ ۚ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يُرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ ۱۱۳ ۙ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ بَاتُوا بُرْبَانَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ ۱۱۴ ۚ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۚ ۱۱۵ ۚ بَلِ ادْرِكْ عِلْمَهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ ۱۱۶ ۚ بَلْ بُمُ فِي هَلِكٍ مِّنْهَا ۚ ۱۱۷ ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُونَ ۚ ۱۱۸ ۚ﴾⁵⁴

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت مطلقہ کی مثالیں دی ہیں اور مشرکین مکہ سے سوال کیا ہے کہ بتاؤ ان سب چیزوں کو کس نے پیدا کیا؟ یہ نعمتیں کس نے دیں؟ اور پھر اس کے ذریعے سے نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت کیا ہے۔ توحید باری تعالیٰ کے استدلال پر یہ آیات کریمہ بہت اہم ہیں اور بنیادی ہیں۔ ان آیات میں ان تمام سمتوں کا تذکرہ آجاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی الگ اور ممتاز حیثیت سے موجود ہے، کوئی دوسرا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منتخب مفسرین کرام نے ان آیات مبارکہ کی تفسیر بڑے سہل، عام فہم انداز میں بیان کی ہے۔ تفصیل موجود ہے مگر اس قدر کہ پڑھنے والے کو اکتاہٹ نہ ہو اور مختصر جملہ میں مدعا سمجھ سکے۔ تفسیری حواشی کا یہی بنیادی کام ہے کہ قارئین کو مختصر اور سہل انداز سے وضاحت دینا کہ وہ قرآن کریم پر شرح صدر حاصل کر سکیں۔ تمام مفسرین کرام نے اسی مقصد کے پیش نظر ان آیات مبارکہ کی وضاحت کی ہے۔ یہ آیت مبارکہ دلائل توحید پر مشتمل ہے۔ سوالیہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ انہیں میں ایک سوال یہ کیا گیا کہ جب انسان کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے، کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے یا کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے یا کسی ظالم کے ظلم سے تنگ ہوتا ہے تو بے تحاشا کس کو پکارتا ہے۔ اور کون ہے جو اس کی فریاد سنی کرتا ہے۔ مشرکین عرب خود مانتے تھے کہ مصیبت کو ٹالنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔⁵⁵

علامہ ماجدی فرماتے ہیں:

کہ اوپر کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات خالقیت، ناظمیت و ربوبیت پر توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اس آیت میں اس کی صفات کی فریادرسی اور تصرف تکوینی یاد دلائی جا رہی ہے۔ پہلی آیتوں میں خطاب عام مشرکوں سے تھا۔ اس میں مخاطبت خصوصی مسیح پرستوں، مریم پرستوں اور ہر قسم کے روح پرستوں اور دہر پرستوں سے ہے۔ مطلب یہ کہ جب کبھی فریاد سنی جاتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے تو یہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کسی اور کی طرف سے نہیں ہوتی۔⁵⁶

یہاں اس مقام پر شیخ محمد عبدہ الفلاح نے پیر پرستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی تردید کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو توحید کا دعویٰ کرتے ہیں مگر مصیبت تک میں اللہ کو نہیں پکارتے۔ بلکہ ”یا رسول اللہ ﷺ“ یا ”یا غوث الاعظم“ کا نعرہ لگاتے ہیں۔⁵⁷ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نائب بنایا۔ یعنی ان کی نسلوں کو زمین کا وارث بنایا۔ ایک نسل کی جگہ دوسری نسل پیدا کر دیتا ہے۔ ورنہ اگر وہ سب کو ایک ہی وقت میں وجود بخش دیتا تو زمین بھی تنگ دامانی کا شکار ہوتی۔ اکتساب معیشت میں بھی دشواریاں پیدا ہوتیں۔ لہذا یکے بعد دیگرے انسان کو پیدا کرنا اسی کی کمال مہربانی ہے۔ یہ سب اللہ ہی ہے جو کرتا ہے لہذا اے مشرکین مکہ تم کیوں اسے چھوڑ کر معبودان باطل کے سامنے سر بسجود ہوتے ہو؟⁵⁸ ﴿وَإِذَا دُكِرَ اللَّهُ وَخِدْهُ

اشْمَاكًا زُتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا دُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝﴾⁵⁹

اس آیت مبارکہ میں مشرکین مکہ کی ایک قبیح صفت بیان کی ہے ان کے شرک کا نتیجہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو ان کے دل سخت ترین تنگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن کا اثر ان کے چہروں پر بھی ہوتا ہے اور جب ان کے جھوٹے معبودوں یعنی بتوں کا نام لیا جائے تو خوشی سے ان کے چہرے پر رونق ہو جاتے ہیں۔⁶⁰

ڈاکٹر لقمان السلفی اور علامہ نعیم الدین مراد آبادی نے آیت کی بس یہی تفسیر بیان کی ہے جبکہ دیگر مفسرین کرام نے اس آیت سے عصری صورتحال پر بھی تبصرہ کیا ہے کہ افسوس یہی حال آج بہت سے نام نہاد مسلمانوں کا ہے۔ جو اولیاء پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اگر خدائے واحد کی قدرت و عظمت کا ذکر آئے تو ان کے دل کھینچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ضرور اولیاء اللہ کا منکر ہے لیکن اگر پیروں فقیروں، اولیاء اللہ کے من گھڑت قصے سنائے جائیں تو گویا ان کے چہرے کھل پڑتے ہیں۔ یعنی بہت کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو مصیبت کے وقت ان اولیاء اللہ کے نام کی صداکیں لگاتے رہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں اصل محبت اور دلچسپی اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ اپنے ان اولیاء سے ہے۔⁶¹

حافظ صلاح الدین یوسف اس حوالے سے فرماتے ہیں:

”جب ”یا علی مدد“ یا ”یا رسول اللہ مدد“ کہا جائے اسی طرح دیگر فوت شدگان استمداد و استغاثہ کیا جائے مثلاً ”یا شیخ عبدالقادر شیعنا للہ“ وغیرہ تو پھر ان کے دلوں کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔“⁶²

گویا ان مفسرین کرام کے مطابق صرف اللہ سے مدد مانگی جائے اس کے سوا کسی اور کا نام لینا ناجائز ہے۔

خلاصہ بحث

منتخب مفسرین کرام نے آیات عقائد کے تحت مختصراً مگر مدلل وضاحت بیان کی ہے۔ آیات مبارکہ کی تفسیر میں علم الکلام کی تفصیلی بحثوں میں نہیں گئے بلکہ صرف بنیادی وضاحت پر اکتفا کیا ہے جو کہ حواشی تفاسیر کا اسلوب ہے۔ کافی و شافی تفسیر بیان کی ہے جو عامۃ الناس کے لئے مفید ہے اور اہل علم کے لیے بھی۔ لہذا منتخب تفاسیر آیات عقائد کے ضمن میں اس مجموعی رجحان میں بھی تنوع کے حامل ہیں۔ منتخب مفسرین عظام مختلف انداز میں بات کرتے نظر آتے ہیں۔ بعض تفسیری حواشی کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے مختصر تشریح پر اکتفا کرتے ہیں، بعض سرسری بات کر کے گزر جاتے ہیں اور بعض تفصیل سے آیت کے ہر پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے مدلل بحث کرتے ہیں۔ گویا ہر مفسر عقائد پر بات اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف انداز میں کرتا ہے مگر حاصل اور نتیجہ ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق وکل ہے، واحد ہے اور ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ علامہ ماجدی نے سب سے زیادہ آیات عقائد کی کلامی تعبیرات تفصیل سے بیان کی ہیں۔ ان کی تفسیر کا خاصہ ہی تقابلی ادیان ہے لہذا وہ جابجا عقائد الوہیت کا اثبات اور سابقہ ادیان کی تردید کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کے ساتھ علامہ عثمانی، نعیم الدین مراد آبادی اور مولانا تقی عثمانی کا نام دیگر سے نمایاں نظر آتا ہے۔ جہاں تک منتخب مفسرین کے اسلوب کا تعلق ہے تو ان تفاسیر میں نقلی دلائل کے ساتھ عقلی دلائل بھی ملتے ہیں۔ جہاں کہیں ضرورت ہو تو تائید کے لیے احادیث بھی بیان کی ہیں اور شان نزول بھی بیان کرتے ہوئے تشریح کی ہے۔ آیات میں مخصوص الفاظ کی صرنی و نحوی وضاحت بھی فرماتے ہیں۔ کسی آیت کی تفسیر مکمل اتفاقی ہے اور کہیں تعبیرات کے ایک دوسرے سے مختلف پہلو بیان کرتے ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر ایک خوبصورت پہلو یہ ہے کہ جہاں آیت کی تعبیر میں ضرورت ہوئی، وہاں عصری صورتحال پر بھی تبصرہ کرتے ہیں۔ معاشرے کی برائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے عقائد صحیحہ کی رغبت دلاتے ہیں۔ گویا منتخب مختصر تفاسیر حقیقی طور پر عامۃ الناس کے لیے قرآن پاک کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں کیونکہ وہ تفصیلی اور اختلافی بحثوں میں پڑنے کی بجائے ایک حتمی نتیجہ سامنے رکھتے ہیں اور پوری امت کو اعمال سنیہ سے ہٹا کر اعمال حسنہ کی ترغیب دیتے ہیں۔



حوالہ جات

¹صدر الدین اصلاحی، اسلام ایک نظر میں (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، ۱۹۶۶م)، ۳۰،
shadar aldīn īslāhī, īslām aik naẓar main (lāhore: islamic publications limited, 1966)30

²حاجی خلیفہ، مقدمہ ابن خلدون (بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۳ء)، ۴۴۰،
hājī khalīfah, muqaddamah ibn khaldūn (Beirūt: dār alfikar, 1423/2003)440

³العنکبوت ۲۹:۲۶

Al'ankabūt29:46

⁴عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی (کراچی: تاج کتب لیمیٹڈ، س۔ن)، ۵۳۶؛ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی (لاہور: پاک کتب، س۔ن)، ۸۰۹؛ محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیمان القرآن (لاہور: دار الکتب والسنة، 2015)، ۱۱۲۹/۲،

shabīr aḥmad 'uthmānī, tafsīr 'uthmānī, 536; mājdī, 'abd almājid driyābādī, tafsīr mājdī (lahore: pak campany, n.d), 1,809; muḥammad luqmān alsalfī, tafsīr alrahmān libiyān alqurān (lāhore: dār alkitāb alsunnah, 2015), 2/1129

⁵محمد عبدہ الفلاح، اشرف الحواشی (لاہور: شیخ محمد ناشران قرآن مجید، س۔ن)، ۴۸۱؛ صلاح الدین یوسف، احسن الیمان (لاہور: مکتبہ دار السلام، س۔ن)، ۶۵۵،

Muhammad 'abduhu alfalāh, Ashraf alhawāshī (lāhore: sheikh muḥammad nāshran qurān majid, n.d), 481; ṣalāh aldin yousaf, aḥsan albiyān (lāhore: maktabah dār alislām, n.d), 655

⁶بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری (ریاض: دار اسلام، ۲۰۰۰)، کتاب تفسیر القرآن، باب قولوا آمنا باللہ...، ج: ۸۵، ۴۴۸۵

Bukhārī, abū 'abd allah muḥammad bin ismā'īl, ṣaḥīḥ bukhārī, kitāb tafsīr alqurān, bāb: qūlū āmannā billah, no: 4485

⁷محمد عبدہ الفلاح، اشرف الحواشی، ۴۸۱؛ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان (لاہور: قدرت اللہ کتب، س۔ن)، ۸۵۵؛ محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیمان القرآن، ۱۱۲۹/۲،

muḥammad 'abduhu alfalāh, Ashraf alhawāshī, 481; na'im aldin murād ābādī, khazāin al'urfān (lāhore: qudrat allah company, n.d), 855; muḥammad luqmān alsalfī, tafsīr alrahmān libiyān alqurān, 2/1129

⁸البقرہ ۲:۲۹

Albaqarah2:29

⁹محمد عبدہ الفلاح، اشرف الحواشی، ۷؛ صلاح الدین یوسف، احسن الیمان، ۱۴،

muḥammad 'abduhu alfalāh, Ashraf alhawāshī, 7; aḥsan albiyān, 14

¹⁰محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیمان القرآن، ۱/۳۰،

muḥammad luqmān alsalfī, tafsīr alrahmān libiyān alqurān, 1/30

¹¹عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۱۵،

tafsīr mājdī, 15

12 صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ۱۴

ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 14

13 عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۱۵، نحو الرازي، تفسير كبير (بيروت: دار احياء التراث العربي، ۱۴۲۰هـ)، ۲/۳۸۱

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 15 baḥawālah alrāzī, *tafsīr kabīr* (Beirut: dār aḥya' alturāth, 1420), 2/381

14 عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۱۵؛ صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ۱۴؛ محمد عبده الفلاح، اشرف المحاشي، ۷؛ محمد لقمان سلفي، تفسير الرحمن

لبیان القرآن، ۱/30

ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 14; muḥammad 'abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 7; muḥammad luqmān alsalfī, *tafsīr alrahmān libiyān alqurān*, 1/30 'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 15; ,

15 نعيم الدين مراد آبادي، خزائن العرفان، ۸.

na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 8

16 عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۱۴

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 14

17 الانبياء، ۲۲:۲۱

Alanbiyā' 21:22

18 عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۶۶۰؛ نعيم الدين مراد آبادي، خزائن العرفان، ۴۱۹؛ صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ۵۲۸؛ شبير احمد عثمانی، تفسير عثمانی، ۴۳۱؛ محمد لقمان سلفي، تفسير الرحمن لبیان القرآن، ۱/۹۲۲؛ محمد عبده الفلاح، اشرف المحاشي، ۳۸۸؛ مولانا تقی عثمانی، توضیح

القرآن (آسان ترجمہ قرآن) (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2014)، ۶۴۱

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 660 na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 419; ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 528; shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 43; muḥammad luqmān alsalfī, *tafsīr alrahmān libiyān alqurān*, 1/922; muḥammad 'abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 388; taqī 'uthmāni, *maulānā, tauzīh alqurān (Āsān tarjamah qurān)* (karāchi: maktabah m'arīf alqurān, 2014), 641

19 محمد عبده الفلاح، اشرف المحاشي، ۳۸۸؛ عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۶۶۰

muḥammad 'abduhu alfalāḥ, *ashraf alḥawāshī*, 388; 'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 660

20 مولانا تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ۶۴۱

taqī 'uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 641

21 عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ۶۶۰

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 660

22 البقره، ۲:۱۶۳

Albaqarah2:146

²³صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٢٣؛ شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٣١؛ محمد لقمان سلفى، تيسير الرحمن لبيان القرآن، ١/٩٠؛ عبدالمجيد دريآبادى، تفسير ماجدى، ٦١؛ حامد حسن بلكرامى، فيوض القرآن (لاهور: فيروز سنز لمينٹڈ، 1989)، ١/٥٦؛ محمد عبده الفلاح، اشرف المحاشى، ٣١؛ نعيم

الدين مراد آبادى، خزائن العرفان، ٨٠٤؛ مولانا تقى عثمانى، آسان ترجمہ قرآن، ٨٩،

shalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 43; shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 31; muḥammad luqmān alsalfī, *tafsīr alrahmān libiyān alqurān*, 1/90; 'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 61; ḥāmid ḥasan bilgrāmi, *fayūḍ alqurān* (lāhore: fairoz sons limited, 1989), 1/56; muḥammad 'abduhu alfalāh, *Ashraf alḥawāshī*, 31; na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 807; taqī 'uthmāni, *Āsan tarjamah qurān*, 89

²⁴صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٢٣

shalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 43

²⁵نعيم الدين مراد آبادى، خزائن العرفان، ٨٠٤

na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 807

²⁶عبدالمجيد دريآبادى، تفسير ماجدى، ٦٣

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 63

²⁷البقره ٢: ١٦٣

Albaqarah2:163

²⁸شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٣٠؛ محمد لقمان سلفى، تيسير الرحمن لبيان القرآن، ١/٨٩؛ صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٢٣؛ حامد حسن بلكرامى، فيوض القرآن، ١/٥٥

shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 30; muḥammad luqmān alsalfī, *tafsīr alrahmān libiyān alqurān*, 1/89; ḥāmid ḥasan bilgrāmi, *fayūḍ alqurān*, 1/55

²⁹شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٣٠

shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 30

³⁰نعيم الدين مراد آبادى، خزائن العرفان، ٨٠٤

na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 807

³¹صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٢٣؛ عبدالمجيد دريآبادى، تفسير ماجدى، ٦١

shalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 43; 'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 61

³²شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٣١

shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 31

³³بنی اسرائیل ١٠: ١١٠

Banī isrā'īl 17:110

³⁴عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ٦٠٠؛ شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٣٩١؛ نعيم الدين مراد آبادي، خزائن العرفان، ٣٨٠؛ مولانا تقي عثمانى، آسان ترجمه قرآن، ٥٤٤؛ محمد لقمان سلفى، تفسير الرحمن لبيان القرآن، ١/٨٣١؛ محمد عبده الفلاح، اشرف المحواشي، ٣٥٢؛ صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٢٤٩

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 600; shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 391; na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 380; taqī 'uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 577; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 1/831; muḥammad 'abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 352; ṣalāḥ aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 352

³⁵حامد حسن بلكرامى، فيوض القرآن، ١/٦٤٣

ḥāmid ḥasan bilgrāmi, *Fayūḍ alqurān*, 1/673

³⁶البقره ١١٤:٢

Albaqarah 2:117

³⁷راغب اصفهاني، المفردات في غريب القرآن (بيروت: دار احياء التراث العربي، 2002)، ٣٣

Rāghib aṣfahani, *almufridāt fi gharib alqurān* (beirut: dār aḥyā' alturāth alarabi, 2002), 43

³⁸الطبري، محمد بن جرير، جامع البيان عن تاويل اى القرآن (بيروت: دار احياء التراث العربي، س-ن)، ٢/٥٣١

Altabri, muḥammad bin jarir, *jame' albiyan 'an tāwil aai alqurān* (beirut: dār ahḥā' alturāth alarabi, n.d), 2/541

³⁹عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ٣٦٠

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 42

⁴⁰الاخلاص ١١٢:١-٣

alakhlaṣ 112:1-4

⁴¹مولانا تقي عثمانى، آسان ترجمه القرآن، ١٢٢٢

taqī 'uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 1222

⁴²عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ١٢١٢

'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 1214

⁴³شبير احمد عثمانى، تفسير عثمانى، ٨٠٤؛ عبد الماجد دريآبادي، تفسير ماجدي، ١٢١٢؛ آسان ترجمه القرآن، ١٢٢٢؛ محمد لقمان سلفى، تفسير الرحمن لبيان القرآن، ١/٨٣١؛ نعيم الدين مراد آبادي، خزائن العرفان، ٤٩٢؛ محمد عبده الفلاح، اشرف المحواشي، ٤١٩؛ صلاح الدين يوسف، احسن البيان، ٩٩٥؛

حامد حسن بلكرامى، فيوض القرآن، ٢/١٥٠٤

shabīr aḥmad 'uthmāni, *tafsīr 'uthmāni*, 807; 'abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 1214; taqī 'uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 1222; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 2/1781; na'im aldin murād ābādī, *khazāin al'irfān*, 792; muḥammad 'abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 719; ṣalāḥ aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 995; ḥāmid ḥasan bilgrāmi, *fayūḍ alqurān*, 2/1507

⁴⁴شبير احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۸۰۷

shabīr aḥmad ‘uthmāni, tafsīr ‘uthmāni, 807

⁴⁵عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، 1214

‘abd almājid driyābādī, tafsīr mājdī, 1214

⁴⁶مولانا تقی عثمانی، آسان ترجمہ القرآن، ۱۲۲۲

taqī ‘uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 1222

⁴⁷شبير احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۸۰۷؛ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۱۲۱۴؛ محمد عبده الفلاح، اشرف الحواشی، ۷۱۹؛ صلاح الدین یوسف، احسن

البیان، ۹۹۵؛ مولانا تقی عثمانی، آسان ترجمہ القرآن، ۱۲۲۲

shabīr aḥmad ‘uthmāni, tafsīr ‘uthmāni, 807; ‘abd almājid driyābādī, tafsīr mājdī, 1214; muḥammad ‘abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 719; ṣalāḥ aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 719; taqī ‘uthmāni, *Āsān tarjamah qurān*, 1222

⁴⁸حامد حسن بگرمی، فیوض القرآن، ۱۵۰۷/۲

ḥāmid ḥasan bilgrāmi, *Fayūḍ alqurān*, 2/1507

⁴⁹الزمر ۳۹:۴

Alzumar 4:39

⁵⁰شبير احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۶۱۰؛ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۹۱۸؛ محمد لقمان سلفی، تیسیر الرحمن لبیان القرآن، ۱۳۹۰/۲؛ نعیم الدین مراد

آبادی، خزائن العرفان، ۵۹۵؛ صلاح الدین یوسف، احسن البیان، ۷۵۰

shabīr aḥmad ‘uthmāni, tafsīr ‘uthmāni, 807; ‘abd almājid driyābādī, tafsīr mājdī, 1214; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 2/1290; na’im aldin murād ābādī, *khazāin al’irfān*, 595; ṣalāḥ aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 750

⁵¹آل عمران ۳:۲

Ālay ‘imrān 2:3

⁵²شبير احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۶۳؛ صلاح الدین یوسف، احسن البیان، ۸۳، ۸۴؛ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۱۳۱؛ نعیم الدین مراد

آبادی، خزائن العرفان، ۶۳

shabīr aḥmad ‘uthmāni, tafsīr ‘uthmāni, 63; ṣalāḥ aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 83, 84; ‘abd almājid driyābādī, tafsīr mājdī, 121; na’im aldin murād ābādī, *khazāin al’irfān*, 63

⁵³شبير احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۶۳؛ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، ۶۳

shabīr aḥmad ‘uthmāni, tafsīr ‘uthmāni, 63; na’im aldin murād ābādī, *khazāin al’irfān*, 63

⁵⁴النمل ۶۰:۲-۶۶

Alnamal 27:60-66

⁵⁵ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۵۰۹؛ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۷۷۳؛ محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیبیان القرآن، ۱۰۸۳/۲؛ صلاح الدین یوسف، احسن البیان، ۶۲۴؛ محمد عبده الفلاح، اشرف الحواشی، ۳۵۷؛ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، ۳۹۵
shabīr aḥmad ‘uthmāni, *tafsīr ‘uthmāni*, 509; ‘abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 773; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 2/1084; ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 624; muḥammad ‘abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 457; na’im aldin murād ābādī, *Khazīn al’irfān*, 495

⁵⁶ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۷۷۳

‘abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 773

⁵⁷ محمد عبده الفلاح، اشرف الحواشی، ۳۵۷

muḥammad ‘abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 457

⁵⁸ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۵۰۹؛ صلاح الدین یوسف، احسن البیان، ۶۲۴؛ محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیبیان القرآن، ۱۰۸۳/۲؛ محمد عبده الفلاح، اشرف الحواشی، ۳۵۷؛ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، ۳۹۵

shabīr aḥmad ‘uthmāni, *tafsīr ‘uthmāni*, 509; ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 624; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 2/1084; muḥammad ‘abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 457; na’im aldin murād ābādī, *khazīn al’irfān*, 495

⁵⁹ الزمر ۳۹:۴۵

Alzumar39:45

⁶⁰ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۶۱۷؛ محمد لقمان سلفی، تفسیر الرحمن لیبیان القرآن، ۱۳۰۲/۲؛ نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، ۶۰۰
shabīr aḥmad ‘uthmāni, *tafsīr ‘uthm āni*, 617; muḥammad luqmān alsalfī, *taisīr alrahmān libiyān alqurān*, 2/1302; na’im aldin murād ābādī, *Khazīn al’irfān*, 600

⁶¹ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، ۹۲۸؛ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، ۶۱۷؛ محمد عبده الفلاح، اشرف الحواشی، ۵۵۴؛ صلاح الدین یوسف، احسن

البیان، ۷۵۷

‘abd almājid driyābādī, *tafsīr mājdī*, 928; shabīr aḥmad ‘uthmāni, *tafsīr ‘uthm āni*, 617; muḥammad ‘abduhu alfalāḥ, *Ashraf alḥawāshī*, 554; ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 757

⁶² صلاح الدین یوسف، احسن البیان، ۷۵۷

ṣalāh aldin yousaf, *aḥsan albiyān*, 757